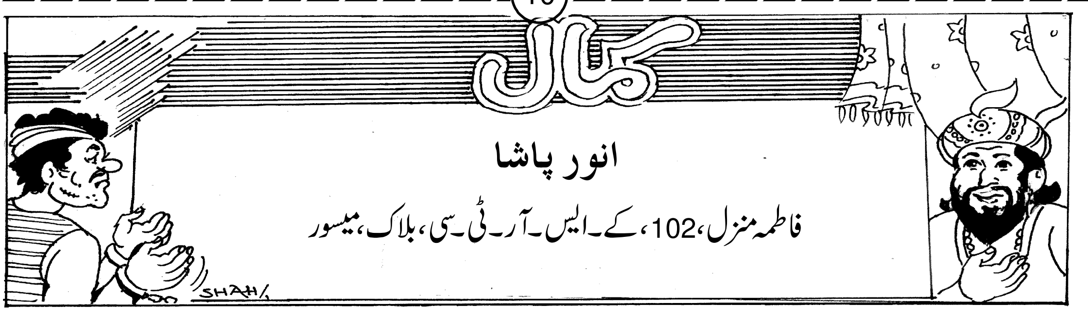

کمال

انور پاشا
فاطمہ منزل، 102، کے۔ایس۔آر۔ٹی۔سی، بلاک، میسور

محمود غزنوی اپنے زمانے کے بہت انصاف پسند بادشاہ تھے۔ وہ رات کو بھیس بدل کر رعایا کا حال معلوم کرنے نکلتے تھے۔ رات میں ان کو جو کچھ معلومات حاصل ہوتیں، دن کی روشنی میں وہ ان پر احکام نافذ کیا کرتے تھے۔

ایک رات محمود غزنوی حسبِ عادت رعایا کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیس بدل کر محل سے نکلے۔ وہ ایسے مقام پر پہنچے جہاں چند آدمی بیٹھے چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے۔ سلطان بھی ان کے پاس جا بیٹھے اور دُعا سلام کے بعد پوچھا۔ ’’تم کون ہو اور رات گئے یہاں کیا کر رہے ہو؟‘‘

انھوں نے جواب دیا۔ ’’سن بھائی ہم سب چور ہیں اور آج کی رات چوری کی نیت سے نکلے ہیں، اب یہ بتا تو کون ہے۔‘‘

سلطان نے کہا۔ ’’میں بھی تمھاری طرح قسمت آزمائی کے لیے نکلا ہوں۔‘‘

یہ سن کر وہ خوش ہوئے اور کہا خوش آمدید اتنے میں ایک چور نے کہا۔

’’یارو ذرا اپنا ہنر و کمال تو بیان کرو کہ کون کس صفت میں کامل ہے۔‘‘

پہلے نے کہا۔ ’’سنو، میرے کانوں میں یہ کمال ہے کہ رات کو جب کتّا بھونکتا ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ کیا کہہ رہا ہے۔‘‘

سب نے سن کر کہا۔ ’’بھئی واہ، یہ تو کمال کی بات ہے۔‘‘

دوسرا بولا۔ ’’بھائیو میری آنکھوں میں یہ خوبی ہے کہ کیسا ہی گھپ اندھیرا ہو میں جس کسی کو اس اندھیرے میں ایک مرتبہ دیکھ لوں۔ دن کی روشنی میں دیکھتے ہی فوراً پہچان لیتا ہوں۔‘‘

سب نے پھر کہا ’’یہ بھی بڑے کمال کی بات ہے۔‘‘

تیسرے نے کہا۔ ’’میرے بازو میں یہ قوت ہے کہ صرف اسی کی مدد سے مضبوط سے مضبوط دیوار میں نقب لگا لیتا ہوں۔‘‘

چوتھے نے کہا۔ ’’میری ناک میں یہ کمال ہے کہ زمین سونگھ کر بتا دیتا ہوں کہ خزانہ کسی جگہ دبا ہوا ہے۔‘‘

پانچواں کہنے لگا کہ ’’میرے پنجہ میں وہ زور ہے کہ اونچی سے اونچی جگہ پر کمند پھینک سکتا ہوں اور وہ وہیں چپک جاتی ہے۔‘‘

جب پانچوں چور اپنا اپنا ہنر بیان کر چکے، تب انھوں نے سلطان کی طرف دیکھا اور کہنے لگے، ہاں بھئی

اب تو بتا۔ تجھ میں کیا کمال ہے تا کہ ہم فیصلہ کریں کہ تجھے ایک ساتھ شامل کریں نہ کریں۔

سلطان نے کہا۔ ''یارو کیا پوچھتے ہو بس اتنا سن لو کہ میری داڑھی میں ایک خاص وصف ہے۔ جب مجرموں کو قتل کرنے کے لیے جلاد کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اُس وقت اگر میں اپنی داڑھی کو ذرا سی حرکت دوں تو سب مجرم رہا ہو جاتے ہیں۔''

یہ سن کر چور خوش ہو کر بولے۔ ''یہ کمال تو سب سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ اس لیے آج سے تو ہمارا سردار ہے۔ اُمید ہے مصیبت کے دن ہم تیری ہی وجہ سے

یہ سن کر سب ہنس پڑے اور بولے۔ ابے کچھ پاگل ہوا ہے یا گھاس کھا گیا ہے۔ بادشاہ کا یہاں کیا کام وہ اس وقت محل میں اپنے آرام دہ بستر پر پڑا خراٹے لے رہا ہوگا۔

پہلے چور نے پھر کہا۔ نہیں کتا یہی بات کہہ رہا ہے کہ بادشاہ تمہارے ساتھ ہے۔ اتنے میں دوسرے نے ناک زمین سے لگائی اور کہا۔ بس ذرا سی ہمت درکار ہے شاہی خزانہ قریب ہی موجود ہے کمند پھینکنے والے نے محل کی چھت پر کمند پھینکی جو فوراً کنگورے میں اٹک گئی اور وہ سب کمند کے ذریعہ محل کی چھت پر جا پہنچے۔ نقب زن

چھٹکارا پائیں گے۔''

ان باتوں کے بعد طے پایا کہ چلو کہیں قسمت آزمائی کریں۔ چلتے چلتے بادشاہ کے محل کی جانب جا نکلے۔ یکا یک کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔ وہ چور جو کتوں کی بولی سمجھنے کا دعویٰ کرتا تھا ہراساں ہو کر بولا۔ ''غضب ہو گیا۔ یہ کتا کہہ رہا ہے کہ بادشاہ تمھارے دائیں بائیں ہی موجود ہے۔''

نے نقب لگائی اور اس کمرے میں ساتھیوں کو لے گیا جہاں شاہی خزانہ موجود تھا، جس کے ہاتھ جو لگا جی بھر کے سمیٹا اور سارا مال ایک محفوظ مقام پر چھپا دیا۔ تا کہ اگلے روز دن کی روشنی میں حصے بخرے کریں۔ سلطان نے ان کی جائے پناہ اور ایک ایک کا نام حلیہ ذہن نشیں کر لیا۔ اس کے بعد ان کی نگاہوں سے چھپ کر محل میں واپس چلا گیا۔

دوسرے دن دربار میں آتے ہی سلطان نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ فلاں جگہ جائیں اور اس اس نام کے پانچ آدمیوں کو پکڑ لائیں۔ سپاہی ہاتھوں میں ننگی تلواریں لیے دوڑ پڑے اور چوری کے مال سمیت تمام مجرموں کو دربار میں حاضر کر دیا۔ سب کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں بیڑیاں پڑی تھیں۔ چہرے موت کے خوف سے زرد تھے اور بدن خشک تنکے کی طرح کانپ رہے تھے۔ جب انھیں تخت شاہی کے روبرو کھڑا کیا گیا کہ انھوں نے نگاہیں اُٹھا کر بادشاہ کی طرف دیکھا، جو رات کی تاریکی میں دیکھ کر دن میں پہچان لینے کا دعویٰ کرتا تھا بادشاہ کا چہرہ دیکھتے ہی اُس نے کہا۔

اے بھیس بدل کر راتوں کو گشت کرنے والے بادشاہ! ہم میں سے ہر شخص اپنا اپنا کمال دکھا چکا اب تیری باری ہے۔ اپنی داڑھی کو جنبش دے تاکہ ہم جلاّد کی تلوار سے رہائی پائیں۔ ہمارا کمال ہم پر بدبختی اور آفت لایا ہے۔ ہمارے ہاتھ اور پاؤں تک بندھ گئے۔ ہمارے ہنر ہمیں موت کے پنجے سے نہیں چھڑا سکتے۔ کیونکہ وہ تو کھجور کی بٹی ہوئی رسیّاں ثابت ہوئے۔ ہاں ایسے نازک اور جان لیوا مرحلے پر کوئی کام آیا تو وہ آنکھ جس نے بادشاہ کو دیکھ کر پہچان لیا ہے۔

چوروں کی یہ التجا سن کر سلطان محمود ہنس پڑا، اس نے اپنی داڑھی کو جنبش دی اور جلاّد نے ان سب کو آزاد کر دیا۔

○○

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ طیب اردغان
۲۔ امام ابوحنیفہؒ کو
۳۔ نعمان بن ثابتؒ
۴۔ حضرت ابوہریرہؓ
۵۔ نور محمد
۶۔ اسرار ناروی
۷۔ ۲۶/جولائی، ۱۹۲۸ء
۸۔ ۲۶/جولائی، ۱۹۸۰ء
۹۔ پیپل
۱۰۔ ۱۸۴۳ء
۱۱۔ یکم اپریل کو
۱۲۔ ۲/اپریل کو
۱۳۔ ۷/اپریل کو
۱۴۔ ۱۵/اپریل کو
۱۵۔ ۱۷/اپریل کو
۱۶۔ ۲۲/اپریل کو
۱۸۔ ۲۳/اپریل کو
۱۹۔ ۲۵/اپریل کو
۲۰۔ ۲۵/اپریل کو
۲۱۔ مچھر
۲۲۔ 98.6 فارن ہائیٹ
۲۳۔ ٹائیفائیڈ
۲۴۔ ران کی ہڈّی
۲۵۔ بائی کاربونیٹ

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۳۹)

۱۔ ستم گر
۲۔ ترقی
۳۔ شر
۴۔ رسم
۵۔ مصلحت
۶۔ صلہ
۷۔ رونق
۸۔ خلوص
۹۔ دھوپ
۱۰۔ منھ